2708

(Urdu)

1650/Total

विभाग मंत्रालय
DEPARTMENTMINISTRY

शाखा
BRANCH

मंत्रणा संग्रह
ConsultationCollection

संख्या
No. 2708 49 — (49) — (P)

दिनांक
Date

विषय
Subject

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

Microfilm

Tarana-i-Mazlum. in Urdu

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔ 3 copies

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
8 APR. 1930

ترانۂ مظلوم

مصنفہ

ماسٹر نندلال قمرؔ جنرل سیکرٹری کانگریس کمیٹی

جڑانوالہ!

سنہ ۱۹۳۰ء

ملنے کا پتہ۔ ماسٹر نندلال جڑانوالہ قیمت ۲/

نریندر سٹیم پریس لائلپور میں باہتمام لالہ دیوا نچند منیجر و مالک چھپی (بھگوان داس کاتب) جڑانوالہ کے لئے

میرے پیارے ہموطنو

ملک اور قوم میں پھر سے سیاسی زندگی آرہی ہے۔ نوجوان حب الوطنی کا کفن پہن کر میدان میں آ رہے ہیں۔ نوکر شاہی آپے سے باہر ہو رہی ہے۔ اور تشدد رُوپی ہتھوڑے سے آزادی کی تحریک کو کچلنے کے درپے ہے۔ ملکی خادم شمع آزادی پر نثار ہونے کے لئے دیوانے ہو رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ملک کے ہر ایک پیر و جوان کے دل کو آزادی کے رنگ سے رنگا جاوے۔ اور اس مطلب کو تقریر و تحریر سے پورا کیا جاوے۔ اخبارات نے اپنا رویہ بدل لیا ہے۔ اور آزادی کے جذبہ کو پھیلانے کیلئے ایجی ٹیشن کر رہی ہیں لیکن کسی شاعر نے کوئی قومی گیت اس نئی لہر کو چلانے میں مدد دینے کے لئے ملک کے سامنے پیش نہیں کئے خصوصاً پنجاب میں اس چیز کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی پولیٹیکل نظموں کی کتاب سامنے نہیں اس لئے پولیٹیکل نظموں کے کانگریس کے سٹیج پر گانے کے لئے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہی پرانی نظموں کی کتابیں سامنے ہیں جو سنہ ۱۹۲۱ء میں لکھی گئی تھیں جبکہ یہ تحریک زوروں پر تھی۔ وہ نظمیں اب پرانی ہو چکی ہیں۔ اور کوئی اثر پیدا نہیں کرتیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ نئی نظموں کا سٹاک ملک کے پیش کیا جاوے۔ اس ضرورت کو محسوس کرنے یہ ایک چھوٹی سی کتاب آپ کے پیش کرتا ہوں۔ میں شاعری کا دعویدار نہیں اس میں صرف اپنے دلی جذبات کا آئینہ پیش کیا ہے۔ میں نے یہ نظمیں گاہے بگاہے کانگریس کمیٹی جڑانوالہ کے ورکروں کے استعمال کرنے کے لئے بنائی تھیں لیکن چند دوستوں کے کہنے پر اس لئے چھپوا رہا ہوں کہ صوبہ کے کارکنان اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں یا سیاسیات سے دلچسپی لینے والے اصحاب نغمہ گا کر لطف اٹھانا چاہیں تو وہ اس کو استعمال کر سکیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آپ کا داس

سکھ لعل جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی جڑانوالہ

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2708
Date 1-3-72
GOVT. OF INDIA

قومی گیت

بندے ماترم

سُوجلام ۔ سُوپھلام ۔ ملیج شیتلام ۔ ششیہ شیاملام ۔ ماترم

بندے ماترم

شُبھرجیونتسنا ۔ پلُکت یامنیم ۔ پھُلّ کسمت درم دل شوبھیم سوہا سنیم

سو مدھر بھاشنیم سکھدام وردام ماترم

بندے ماترم

ترنش کوٹی کنٹھ کل کل ننادکرالے

دوترنش کوٹی بھجے دھرت کھر کرپالے

کے بولے ماں توُمی ابلے!

بہوبل دھارنیم ۔ نمامی تارنیم رپودل وارنیم ۔ ماترم

بندے ماترم

توُمی ودیا ۔ توُمی دھرم ۔ توُمی ہردیہ ۔ توُمی مرم ۔ توُمی پران شریرے

باہو تے ۔ توُمی ماں شکتی ہردے ۔ توُمی ماں بھگتی ۔

تماری پرتما گڑہی مندرے مندرے

توُمی . وش پرہرن دھارنی کمل کمل دھارنی ۔ بانی ودیا ۔ دائنی نمامی توام

نمامی کملام ۔ املام ۔ اتلام ۔ سُوجلام ۔ سُوپھلام ۔ ماترم

بندے ماترم

شیاملام ۔ سرلام سوسمتام بھوشتام دھرنیم بھرنیم ۔ ماترم

بندے ماترم

---

(۱)

(بطرز ۔ یا الٰہی جوڑ دے یہ دل سے دل ٹوٹے ہوئے)

یا خدا کب تک پھرینگے دن یہ ہندوستان کے | کب تلک جھگڑے رہینگے دھرم اور ایمان کے
جن کے گھر میں ہو لڑائی وہ کبھی پھلتے نہیں | کام وہ انسان کے ہیں یہ کام ہیں حیوان کے
غیر تو چاہتے ہی ہیں کہ لڑیں آپس میں ہم | اور وہ لوٹیں مزے تجارت سے ہندوستان کے

اگر یہی حالت رہی ہندو اور مسلم قوم کی
بہت ہی جلدی پڑینگے انکو لالے جان کے

میزباں کے گھر کو جو لوٹیگا ظلم و جور سے
یاد رکھ تو اسے قمر دن تھوڑے ہیں مہمان کے

(۲)

(بطرز مسکراتے جاتے ہو کچھ منہ سے فرماتے کے بعد)

آرام ملتا ہے ہمیشہ رنج و غم کھانے کے بعد
چین پائیگا یہ دل سوراج کے پانے کے بعد

رنج کھانا خون پینا میری قسمت میں لکھا
سب الم ہونگے رفع بھارت چھڑانے کے بعد

قوم کا درویش ہوں بے سر و سامان ہوں
قبر پہ لکھنا میری یہ میرے دفنانے کے بعد

ہنستے ہیں قوم کے دشمن بجانے تالیاں
خوب پھوٹے ہندو مسلم ایک ہو جانے کے بعد

ایک دل ہے گاہک کتنے بانٹ کر کس کس کو دوں
کچھ قمر لیگا خبر آزاد ہو آنے کے بعد

(۳)

(بطرز بھگت بچین رہے اور کیا شام رہے)

جہاں رہے یاتھ رہے پر ہمیں سوراج ملے
سوراج ملے تو ہمیں پیٹ بھر اناج ملے

ٹاٹ و بارہ و مرے انگ کردو جدا
جنم بھومی کو میری کھوئی ہوئی لاج ملے

کھیلتے تھے جن کے نیچے زر و جواہر کبھی
آج اس کا لال پھرتا کوڑی سے محتاج ملے

دن پھرینگے کبھو نہ تیرے اب بھی اے ہند کی تباہ
رہتا لنگوٹ والا گاندھی جی مہاراج ملے

ملک پہ قربان ہونے کی تمنا دل میں ہے
مجھکو کیا سوراج کل کو یا کہ قمر آج ملے

(۴)

(بطرز کعبہ نہ ہی بت خانہ سہی تجھے ڈھونڈ ہی لیں گے کہیں نہ کہیں)

باہر رہیں جیل خانے رہیں پر جذبہ آزادی نہ چھوڑیں کبھی
سیانے کہو یا دیوانے کہو ہم پرن نہ اپنا توڑیں کبھی
بھوک سے بچے ہمارے مریں اور فرقت کے سینے پہ آرے چلیں
جو ہیں وبال نشتی سے ہمیں کچھ دشمن سے ناطہ نہ جوڑیں کبھی!

تیرے جور و جبر کی ہے پرواہ کیا مرنا دلبش پہ لگتا ہے ہم کو بھلا
جو کام کہ ہاتھ میں لے ہی لیا اُس کام سے مکھ کو نہ موڑیں کبھی
ہم ہندی ہیں ہند ہے ہمارا وطن ہم بلبل ہیں وہ ہے ہمارا چمن
ہے اک ہی ہمارا تو جیون مرن جُدا چکوروں سے رہی چکوریں کبھی
جینا کیا ہے قہر آن چھوڑ جیئے یاد ہمکو ہے پیٹ کے بل تھے چلے
جلیانوالہ میں جنکے گرے خون ہے رنگ لائیگی اُن کی بھی گوریں کبھی۔

---

(۵)

(بطرز خدایا کیسی مصیبتوں میں یہ ہندوالے پڑے ہوئے ہیں)

وطن کے عاشق وطن کی آتش میں جل کے مکتی کو پا رہے ہیں
وطن کی مٹی میں مٹی ہو کر شجر آزادی لگا رہے ہیں!
شمع آزادی کی جل رہی ہے شہید پروانہ وار ہونا
وطن پر جا نیں جو دے چکے ہیں سو رگ کا رستہ دکھا رہے ہیں
ہے سوچ کیا اب گرد طیاری رن میں جائینگی بہت جلدی
وطن کے شیدا وطن کی خاطر کفن کو سر پر سجا رہے ہیں
ہیں بیدریغی سے کاٹے جاتے جو نوجوانوں کے سر ظلم سے
ہے جرم اُن کا فقط یہی اک کہ گیت قومی وہ گا رہے ہیں
یہ خون شہیدوں کا رنگ لائیگا اسے قمر بات یاد رکھنا
جو ہستی قوم اپنی ہستی مٹا مٹا کر بنا رہے ہیں!

---

(۶)

(بطرز تیری باندی رُڑدی جاندی لادیں پار سیلیا)

بھارت ماتا پئی کرلاندی سُن فریاد ہندیا
دھوا ڈھائیاں ہے مار روندی تاکت بیچاری
پنیدے دن دہاڑے ہساڈ نال نے دھوکھے

کس کے سنگلی نال زنجیراں کر آزاد ہندیا
ہویا دیش برباد سن فریاد ہندیا
ہوئے حاکم جلاد سن فریاد ہندیا

آیا وقت وطن تے خزاں آئی چمن تے | وار وا اپنی اولاد دُسّن فریاد ہندیا
راجہ پرجا سنا دے سکھ کدے بھی نہ پاوے | ہلّے راج دی نیّا دُسّن فریاد ہندیا
دیش سیوانوں لوک چھنڈ دے اسیوگ | نکلن ہو سین آنا دُسّن فریاد ہندیا
کرنا قائم سوراج بنانے دھرم دا راج | قمر ہو سین تاشا دُسّن فریاد ہندیا

(۷)

(طرز یوں ظلم کر نہ ظالم لطف و کرم کے بدلے)

کب تک رہینگے یہ سر کب تک سری رہیگی | کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہیگی
وطن فروشیوں سے آئینگے باز کب وہ | کب تک یہ کاسہ لیسی اور خود سری رہیگی
ترکِ جفا کریں وہ اُن سے نہیں یہ ممکن | عادت کی ہمیشہ اُن سے ٹھنی رہیگی
قدرت کے قہر آگے طاقت کی کیا حقیقت | وہ آگیا تو ساری طاقت دھری رہیگی
اہلِ وطن سے کب تک دامن تہی رہے گا | اور ہندیوں میں کب تک یہ مفلسی رہیگی
اغیار کا تسلط کب تک رہیگا اُن پر | کب تک یہاں قمر یہ بے بسی رہیگی

(۸)

(طرز مست شباب ہو کر سب راز کھول ڈالے)

مذہب کی آڑ لیکر جھگڑے فساد ڈالے | کتنے ہی خود غرض ہیں گھر ہیں برباد ڈالے
ایک ہی خدا ہے سب کا بھارت ہے سب کی ماتا | دُوئی رچا کے پھر کیوں اپنے عناد ڈالے
جیون بسر ہے کرتا گانٹھے کے سر پہ بھارت | گردن میں اسکی پھندہ ظالم جلاد ڈالے
گنگ و جمن کی مانند بھارت کی ہیں دو قومیں | کاٹے کے ہمت است پر یونہی وداد ڈالے
چاہتے امن سے رہنا مسلم ہنود گر ہیں ! | توڑ دو قمر زنجیریں جو ہے صیاد ڈالے

(۹)

(طرز دنیا میں گروشہ پانا۔ کچھ کل کیلئے ہی بچانا)

بھارت کی لاج بچانا۔ | ان کھا یا نہ اس کا گنوانا

یہ دنیا ہے اک فانی ۔ کرنی ہی ساتھ ہے جانی
ہے اس میں آجانا جانا ۔ بھارت کی لاج بچانا ....
چاہو گر تم آزادی ۔ کردو اپنی بربادی ۔ سر دیکے سودا پانا
بھارت کی لاج بچانا ....
ہم سوتنتر دیش کے باسی ۔ ہو جائیں بھلا کیوں داسی جل اگنی میں سورگ بنانا
بھارت کی لاج بچانا ....
عصمت ناری کا گہنا دل اس پروار دو بہنا ۔ جاتی کو قمر نہ بھلانا
بھارت کی لاج بچانا ....

---

(۱۰)

(بطرز چھیڑ نی ورہ فراق والڑی)

اس چندری مرض نفاق والڑی نے کیتا بیڑا برباد ہندوستان دا
چند چڑھیا جدوں عید آئی ۔ مسلماناں نے خوشی ہے منائی
حال پچھیئے تاں گائے بے زبان دا ۔ اس چندری مرض ......
پیدا کیتا جس مالک ہے سب دا ۔ رام رحیم نام اسے ہے رب دا ۔ انویں جھگڑا ہے دھرم ایمان دا
اس چندری مرض ......
چلو تاں چلو بھائیو جلدی نال چلیئے ۔ گاے دے وکھان نوں سر تے جھلیئے ۔ صدقہ دیکے تاں اپنی جان دا
اس چندری مرض ......
گائے دے اتے اساں جان لڑاؤنی ۔ تفریق منوں ہے قمر مٹاؤنی ۔ کرنا اتحاد ہندو ستان دا
اس چندری مرض ......

---

(۱۱)

(بطرز اب لڑکپن چھوڑ دے ظالم)

ہم جو ہیں یہ ہماری کیا عذاب آنیکو ہے ۔ کہ آزادی ہماری ہیں سپاہ آنیکو ہے
سواد نیتیا دشمن ہماری جھینپنے کو آرہا ۔ ساتھ ساتھ ہی موت ہماری ہم کو آنیکو ہے

ظلم کے پڑھو ورق کو تم بند کرنا نہ کتاب
دیش پہ قربان ہو کیسے یہ تو باب آئینگو ہے

بھارت سپتری کے دئے عصمت پیاری کسقدر
یہ چتاؤں سے ہماری اب جواب آئینگو ہے

تخت یا تختہ ملیگا خادمانِ ملک کو
گھبرا نہیں تو اے قمر وہ دن شتاب آئینگو ہے

(۱۲)

(بطرز دو نین بچھڑ گئے میرے بلیے خیر تھیوے رے)

ہو نام وطن لب پر دل میں چاہ وطن ہو
اجڑا ہوا یہ ہند کا سرسبز چمن ہو

خواہش نہیں مخمل کی اطلس کی نہیں چاہ
آتا ہے میری لاش پہ کھدر کا کفن ہو

ہیں دیش کی خاطر جیوں یا کہ مروں بھی
ہر قوم کے بچے میں میرے حب وطن ہو

سر میں جنوں ہو قوم کا سینے میں درد ہو
دن رات اٹھتے بیٹھتے اس کی ہی لگن ہو

ہر کھی شہید دیکھکر دل میں اٹھی ترنگ
پر نام تھا اس شان سے میرا بھی مرن ہو

غلامی کا ہندوستان پر دھبہ ہے اسطرح
جوں آ کے لگا قمر کو بیوقت گہن ہو

(۱۳)

(بطرز خدا خدا نہ سہی رام رام کہہ لیں گے)

وطن وطن کی صدا سے فلک ہلا دیں گے
اسی صدا کا اثر تم کو ہم دکھا دیں گے
سوراج حق ہے ہمارا پیدائشی صاحب
سبق یہ ہند کے بچوں کو ہم سکھا دیں گے
کبھی ہم کبھی ملک اپنا آپ لے لیں گے
زندہ قوموں میں ہم نام پھر لکھا دیں گے
کیا ہوا ہم ناتواں بیکس غریب ہیں!
ہم اپنی آہ کی پھونکوں سے کوہ گرا دیں گے
اپنی ہمت سے ہوا کرتی ہیں قومیں آزاد!
حب الوطنی کا قمر جام ہم پلا دیں گے

راگ دیسی (۱۴)

ادھر اغیار سختی اور ظلم سے کام لیتے ہیں
ادھر برداشت کر کے ہم جگر کو تھام لیتے ہیں
تعاون ترک کرنے پر ہوئے لاچار ہم آخر
وفا کا تیری جانب سے جفا انعام لیتے ہیں
تیری ہم مہربانی سے ہوئے خوشحال ہیں اتنے
صبح کو پیٹ بھرتے ہیں تو فاقہ شام لیتے ہیں
تو پھانسی جیل خانہ دے اڑا دے توپ سے بیشک
خطا اتنی ہماری ہے وطن کا نام لیتے ہیں
ہتیشی قوم کے تیری قمر کیا بات سنتے ہیں!
ملک آزاد ہونے تک وہ کب آرام لیتے ہیں

---

(۱۵)

(بطرز میں پتا کے حکم کو ہرگز بھلا سکتا نہیں)

راجپوت ہرگز تو واپس رن سے جا سکتا نہیں — جو قدم آگے اٹھا پیچھے ہٹا سکتا نہیں
آفتاب پرتھوی کو کرنوں سے تپانا چھوڑ دے — چاند دنیا کو اگر ٹھنڈک پونچانا چھوڑ دے
وہ ترانہ قوم بن اور کچھ گا سکتا نہیں۔ راجپوت ہرگز.....
سانپ چلتے رینگتے گر بل کا تکنا چھوڑ دے — آگ اندر آئی وستو کو جلانا چھوڑ دے
اپنے پن کو راجپوت ہرگز بھلا سکتا نہیں۔ راجپوت ہرگز.....
بلبل چمن کی ڈالیوں پر بیٹھ گانا چھوڑ دے — شیر جنگل میں اگر نعرہ لگانا چھوڑ دے
درد سینے سے وطن کا اب تو جا سکتا نہیں۔ راجپوت ہرگز.....
مچھلی سمندر میں اگر غوطہ لگانا چھوڑ دے — شمشیر اپنی ضرب سے گر خوں بہانا چھوڑ دے
دل قمر کا دیش سے کوئی پھیر سکتا نہیں۔ راجپوت ہرگز.....

---

(۱۶)

(بطرز بھلا غرور نہ کر خاک میں ملیگا مجھے)

دوہرہ قسمت ہماری کب تک روٹھی فلک رہیگی ہندوستان سے آفت کب تک پرے ہٹیگی

دلا یہ آیا سمے دیش پہ ہے مرنے کا

وطن کے پریم کی کشتی میں آج ترنے کا

وہ آج آئے ہمیں پائمال کرنے کو گذر گیا ہے زمانہ آرام کرنے کا

دلا یہ آیا سمے دیش پہ ہے مرنے کا

دوہرہ ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

آزاد ہیں وطن کی ہم قدر جانتے ہیں ہر دم وطن کی جانب رہتا دھیان ہمارا

وہ آج آئے ہیں پائمال کرنے کو....

---

(۱۷)

یادِ لالہ لاجپت رائے صاحب

(بطرز قوالی)

نیم بھارتی آج سارے ہوئے ہیں!

بغیر لاجپت ہم بیچارے ہوئے ہیں!

ملک کا تھا لیڈر دلوں کا تھا مالک

زخم اس کی فرقت کے کارے ہوئے ہیں!

وہ کشتی کا مالک تھا ہندوستاں کی

بغیر لاجپت بے سہارے ہوئے ہیں

لگی لاٹھیاں اور اُف تک بھی نہ کی!
یہ ہم پر ستم ڈھانے والے ہوئے ہیں
گئی لاج بھی اور پت بھی ملک کی!
ہے پتھر کے دل جو سہارے ہوئے ہیں
یہ مانا نظر سے کہ ہیں اب نہاں وہ
مگر جا سُورگ کے دُلارے ہوئے ہیں!
وہ لالہ ہمارے ہم بچے تھے اُن کے
وہ ہم سے جُدا وقت آڑے ہوئے ہیں
لیا آخری سانس چنتا ملک میں
شہیدِ ملک وہ پیارے ہوئے ہیں
یہ کس کے جنازہ کی ہے شان اتنی
جو بھارت پہ جان اپنی وارے ہوئے ہیں
قمر شمس و دنیا گواہی ہے ہم کو
فلک کے درخشاں وہ تارے ہوئے ہیں

---

(۱۸)

(البطرز تیری باندی رڑدی جاندی)

تیرے ظلم نے بہت ستایا نشالا جائیں بھیج دے۔ کیتا جو کچھ ہم من ورنج آیا بیٹھو سک بھیج دے
آساں جان تیرے توں واری کیتی دشمن توں جھیکاری۔ عدے بدلے ظلم توں بھاری
کیتے رج رج دے۔ تیرے ظلم نے......
کر کے وعدہ آزادی کیتی ساڈی بربادی۔ پاپا سوگ گنوائی شادی
توں تاں پا کے تیج دے۔ تیرے ظلم نے.....

جلیاں نوالے ظلم کمائے ۔ بھائی گولی نال اڑائے ۔ ساڈے سینے پھوک جلائے
کینوں وساں اج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

ماواں بھیناں بیوہ ہویاں ۔ بہہ بہہ جان تیری نوں رویاں ۔ پٹے وال تے زلفاں کھوئیاں
نہ کوئی رہیا ہانج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

بہناں بانکے ویر کوہائے ۔ ماواں سوہنے پت مروائے ۔ بچے روون کردے ہائے
کتیا ظلم توں اج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

شالا بدلہ رب تھیں پاویں ۔ کیتے اپنے توں پچھتاویں ۔ جلیاں نوالہ یاد لیا ویں
نالے تج تج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

بھارت دیش آزاد کرائیے ۔ ایہو دھرم ایمان بنائیے ۔ سارے خوف دلاں توں لاہیے
تاں ایہہ ہٹسی تج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

کنے قید لگائے بچا ہے ۔ بھنے بتاں نال اڑائے ۔ بھکیا منہ تے گت چکائے
ایہہ کی کیتا تج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

سبھ ہوتے کھدر پاؤ ۔ جھنڈا آزادی دا چاؤ ۔ گولی کولوں ڈر نہ کھاؤ
کھاؤ رج رج وے ۔ تیرے ظلم نے .....

---

(۱۹)

(طرز ۔ یہی ہے دھرم کی گنگا نہالے جس کا جی چاہے)

پڑا پھندہ غلامی کا نکالو جس طرح بھی ہو
یہ دھبہ اپنے ماتھے سے ہٹا لو جس طرح بھی ہو
پڑی بھارت کی ہے کشتی عجب گرداب میں آ کر
کنارے اس کو مل مل کر لگا لو جس طرح بھی ہو
غلامی میں ہمیں دھکے پڑیں جس جا بھی جاتے ہیں
صف اقوام میں جا تی بٹھا لو جس طرح بھی ہو

غلامی کیوجہ سے قوم مردہ ہوگئی ساری
پلا کے امرت آزادی جِلا لو جس طرح بھی ہو
یہ اُن کو صاف کہدو تم رہیں ہم کیوں غلام ہوکر
تم اہنسا کا ٹھ کی اپنی پکا لو جس طرح بھی ہو
جو دانہ آگیا چکی میں وہ تو پس ہی جائیگا!
تم اُفرضی خیر بکرے کی منا لو جس طرح بھی ہو
عدو نے تو مٹانے میں کسر رکھی نہیں کوئی!
وطن کو شانت سے تم جھگڑا لو جس طرح بھی ہو
نانک کی لاج گر رکھو تو شو جاویگا ماتھے پرا
یہ پکے رنگ کا ٹیکا جما لو جس طرح بھی ہو
نہ بکرے تم بنو عدا لنظیے کچھ کرو غیرت
ملک پر جان دو گردن کٹا لو جس طرح بھی ہو
فلک یہ ہیں صدا دیتے شہیدان ملک سنبھالو
قوم ذلت سے جاتی کو بچا لو جس طرح بھی ہو

---

(۲۰)

راگ سارنگ

(تال تین تال)

ہری جی سب دکھ ٹاریں۔ ہو دین دکھن ناش۔ ہو سکھ دِن رینیاں
سب جگ رل مِل جنتی اٹھاویں۔ ودیا دکاش۔ ہووے پرکاش سب جگ میں
سب دکھ ٹاریں۔ ہری جی سب دکھ ٹاریں....
سو آدھین ہوں بھارت واسی سکھ سمپتی سب گھر میں آویں
ہووے جے جے۔ ہووے جے جے جے۔ ہووے جے جے۔ ہری جی سب دکھ ٹاریں!

راگ شام کلیان
(تال دادرا و کہروا)
(۲۱)

اٹھاؤ دیش کو پیاری بہنو رل مل سب
یہ بھارت ماتا جب ہوگی آزاد۔ حاصل ہوگا سوراج۔ اٹھاؤ دیش کو.....
پاپی ہیں ظلم کماتے۔ لجیا من میں نہیں لاتے
بھگون بھگوں کردے گا ناش
اے بہنو پہنو گہنا عصمت کا۔ قمر شو بھا دیتا ہے بن تاج۔ اٹھاؤ دیش کو.....

(۲۲)
راگ بھیم
تال کہروا دادرا
(بطرز شادماں شادماں شادماں گا کے تم سکھ پاؤ)

تارہئے۔ تارئیے۔ تارئیے مجھکو تم دُلارے دُلارے
ان کہلاتی ہوں تمہیں۔ جل پلاتی ہوں تمہیں۔ یاد دلاتی ہوں تمہیں۔ کیجیئے میرا دھیان
سو تنتر رہنا حق ہمارا۔ ہردم یاد یہ رکھنا جی۔ بن بربادی نہیں آزادی۔
اس پر جان ہے دینا جی دینا جی دینا جی۔ تارئیے۔ تارئیے.....

(۲۳)
منجدھار بنیا بھارت پار لنگھا دو
بھارت کا قرض اُتار دو۔ پیارے بھائیو۔ منجدھار بنیا بھارت.....
بھارت پر چل رہا ہے آرہ۔ ہوا ہے پارہ پارہ۔ ظالم نے خوب اُجاڑا
ناش کریگا دیا۔ منجدھار بنیا بھارت.....

(۲۴)

(بطرز موج میں جب آگئے تو قطرے سے دریا کر دیا)

اس غلامی نے ہمیں عالم میں رسوا کر دیا
ہم خوشحالی سے تھے بستے اس نے بھوکا کر دیا
آزاد ہونے کے لیے تم کیوں زباں ہو کھولتے
اس جرم میں اس نے ہم پر ظلم برپا کر دیا
مر چکے جو دیش پر افسوس اُن کا کیا کریں
موت نے مردے سے اُن کو آج زندہ کر دیا
قید کر کے دیش بھگتوں کو لقب باغی دیا
میری نظروں میں تو اُن کا رُتبہ اعلےٰ کر دیا
شکوہ شکایت ہے عبث تیرا کسی سے اے قمر
یہ حال تو نے آپ ہی اپنے وطن کا کر دیا

(۲۵)

(بطرز قوالی)

مر جائینگے یا ملک کو آزاد کرینگے
پہلے تو اپنے آپ کو برباد کرینگے
سینچینگے اپنے خون سے گلشن کا یہ چمن
برباد ہونگے اسکو پر آباد کرینگے
اس زندگی سے موت کی آغوش ہی بھلی
تیری اطاعت نہ کبھی صیاد کرینگے
بدلہ تشدد کا تشدد سے نہ لیں کبھی
خالق کے پاس پہونچکر فریاد کرینگے
اغیار کے ہم دار کے سہنے کو اے قمر
دل پر جبر اور چھاتیئے فولاد کرینگے

تمام شد

رازِ تجارت

پیارے دوستو! اس وقت ہمارے ملک کی تجارت دن بدن تباہ ہو رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہماری زنجیریں مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔ جب تک ہم تجارت یا صنعت و حرفت کو ترقی نہ دیں گے۔ ہمارا ملک کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر آپ تجارت یا صنعت و حرفت کے متعلق واقفیت چاہتے ہو تو روزانہ اخبار "بیوپار پتر" یا خاص کر اس کا ہفتہ واری ایڈیشن پڑھو جس میں کہ تمام دنیا بھر کی تازہ تجارتی و فصلی خبریں و ہر ایک جنس کی مندہ تیزی کے متعلق بڑے بڑے تجربہ کار بیوپاریوں کی رائے و وقتاً "فوقتاً" جوتشیوں کی پیشینگوئیاں درج ہوتی رہتی ہیں۔ اور ولایت و کراچی بمبئی کلکتہ و دیگر ہر ایک چھوٹی بڑی منڈی کے ہر ایک اجناس کے حاضری و وعدہ کے نرخ درج کئے جاتے ہیں۔ خاص کر اشتہار دہندگان کے لئے سالانہ بہت مفید چیز ہے۔ نمونہ مفت طلب کریں۔ چندہ روزانہ ۱۵ ماہواری ۱۲ ہفتہ واری ایڈیشن سالانہ ہے ۳/ روپیہ

[illegible]

منیجر اخبار بیوپار پتر جڑانوالہ پنجاب

(ضلع لائل پور)

دھنگوان واس کی جڑانوالہ